بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

جلد ۱۰	بابت ماہِ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ماہِ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء	نمبر ۸

موجودہ اضطرابی دور
اور
دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے تیئسویں سال کا شاندار آغاز

قدرت کی فرمائیوں کے رموز کون سمجھے، پچھلے دنوں جب معمول کے خلاف بجائے شعبان کے رجب ہی کے اواخر میں مدرسہ کا سالانہ امتحان شروع ہوا، اور ۲۲ رجب مطابق ۶ اگست کو مدرسہ میں سالانہ تعطیل ہوگئی تو بہت سے لوگوں کو اس عجلت پر تعجب ہوا۔ حالانکہ یہ محض ایک اتفاقی بات تھی۔ مگر جب دو تین ہی دن کے بعد بمبئی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبران گرفتار کر لئے گئے۔ اور کانگرس خلاف قانون جماعت قرار دیدی گئی، تو ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک جس طوفان بدتمیزی کا مظاہرہ کیا گیا اس کے ہولناک نتائج کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ درحقیقت اس تعجیل میں مصلحت الٰہی یہ تھی کہ ہم جلد سے جلد اپنے اپنے وطن پہنچکر اہل وعیال سے مل لیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے جلدی کی وہ تو بحمد اللہ عافیت سے اپنی منزل تک پہنچ گئے اور جنھوں نے غفلت سے کام لیا وہ آخر اس ہنگامہ کی لپیٹ میں آہی گئے۔ جو راستہ چوبیس گھنٹہ میں طے ہوتا تھا اسے ہفتوں میں طے کرنا بھی دشوار ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جن جن پریشانیوں مصیبتوں اور لرزہ انگیز صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا وہ اس کے علاوہ ہیں۔

ایام تعطیل ختم کرنے کے بعد جب ۹ شوال مطابق ۲۰ اکتوبر کو ہم دہلی آنے کے لئے وطن سے روانہ ہوئے تو ہم نے

اپنی آنکھوں سے جو مناظر دیکھے اور جن حالات سے ہم کو سابقہ پڑا ان کی بنا پر ہم نے اندازہ لگایا کہ گو حکومت کی بیداری نے نادان کانگریسیوں کی اس شرارت آمیز شورش پر قابو پا لیا مگر تاہم ابھی تک حالات معمول پر نہیں آئے۔ ہم ہمیشہ ۲۴ گھنٹے میں دہلی پہنچ جایا کرتے تھے مگر اس دفعہ ۴۸ گھنٹے سے بھی زیادہ صرف ہوئے اور وہ بھی انتہائی تکلیفوں کے ساتھ۔

جرمن و جاپان کی خونخواریوں نے جو تباہی مچا رکھی ہے وہی کیا کم تھی کہ کانگریس کی موجودہ شرارت اور جہالت نے اور بھی ستیاناس کر دیا۔ اس تحریک نے ملک کے کاروبار پر اتنا برا اثر ڈالا ہے کہ جس کی وجہ سے ہزاروں انسان بیکار و بے روزگار ہو گئے، اور آج ان کے گھروں میں فاقے کی نوبت ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ریل کی پٹریاں اکھاڑنے، تار کاٹنے اسٹیشن اور ڈاک خانے جلانے سے آزادی کی منزلیں کیونکر طے ہونگی۔ ان نادانوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ اس حماقت سے تو وہ اپنا گلا آپ کاٹ رہے ہیں۔ لائنیں خراب ہو جانے کی وجہ سے چیزوں کی درآمد و برآمد کا سلسلہ تقریباً منقطع ہو گیا ہے اس لئے گرانی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ ہمارے یہاں (مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں ۲۰ اکتوبر تک) جو ایک روپیہ کے چار سیر، چاول تین سیر گیہوں پونے تین سیر کے حساب سے مل رہے ہیں۔ خانگی ضروریات کی تمام چیزیں بے حد گراں ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ الغرض آج ملک کے حالات انتہائی اضطراب انگیز اور واقعات سخت تشویشناک ہیں مگر میری حیرت و استعجاب کی کوئی حد نہیں رہتی جب یہ دیکھتا ہوں کہ اس طوفانی دور میں بھی اللہ کا ایک بندہ عزم و استقلال کا پہاڑ بنکر اپنی جگہ پر جوں کا توں ڈٹا ہوا ہے۔ بڑے بڑے مالداروں کی نیتیں ڈانوا ڈول ہو گئیں، ارادے بدل گئے ہمتیں پست ہو گئیں، لیکن دار الحدیث رحمانیہ دہلی کے عالی حوصلہ مہتمم جناب شیخ حاجی عبد الوہاب صاحب کو خدا تا دیر سلامت رکھے اور ہمیشہ ان کو اپنی برکتوں اور نعمتوں سے نوازتا رہے کہ جن کی پیشانی پر شکن تک نظر نہیں آتا۔ شوال ۱۳۶۱ھ سے مدرسہ کا ۲۳ واں سال شروع ہو رہا ہے۔ آج سے تین چار سال پیشتر مدرسہ کے ماہوار اخراجات کی جو میزان تھی بلا شبہ آج وہ دگنی سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ مجھے صحیح حساب تو نہیں معلوم، لیکن اخراجات کی نوعیت کو سامنے رکھتے ہوئے میرا اندازہ ہے کہ غالباً آجکل دو ہزار روپے ماہوار سے کم خرچ نہیں ہوگا۔ بھلا بتائیے کہ اس الحادی دور میں جبکہ دین، علم دین، طالبان علم دین، اور علماء دین سے عام بیزاری اور نفرت پھیلتی جا رہی ہے کون ایسا باہمت دولتمند ہے جو تنہا اپنے کندھوں پر اتنا بڑا بار اٹھائیگا۔ چھوٹے چھوٹے مدرسوں کا تو پوچھنا ہی کیا، جبکہ قوم کے چندوں اور شاہانہ عطیوں سے چلنے والے ادارے بھی خطرے میں نظر آ رہے ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور مخصوص کرم ہے کہ اس نے عالیجناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور کے ایک فرزند صالح کو ان کی دینی یادگاروں کو قائم رکھنے کی توفیق بخشی، جو مرحوم کے باقیات صالحات میں سے ہیں، اور ان کا اجر و ثواب انشاء اللہ ہمیشہ ان کی روح پر فتوح کو پہنچتا رہیگا۔ توقع کے خلاف بحمد اللہ اس سال بھی طلبہ کافی تعداد میں آئے ہیں۔ ۱۲ شوال سے باقاعدہ تعلیم شروع ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی دوسرے تمام علمی کام بھی اُسی رونق کے ساتھ

(حاشیہ) ۲۳ واں سال) یہ جان کر مسرت ہوئی۔ مدرسہ کی خصوصیات مسلّم ہیں۔ خدا کرے کہ ملک سے مصیبتوں کے بادل چھنٹ جائیں اور امن و عافیت کے ساتھ عمر اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکیں۔ آمین - (مدیر)